REGD No 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱/

جلد ۳ | ۲۱ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | ۲۱ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۱۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حرارت اور تیزیٔ نبض بدستور ہیں۔ دانتوں میں اعصابی درد دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ جس کی زیادتی عام ترقی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

عزیزہ مسعودہ بیگم بنت خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم کا نکاح مکرم ڈاکٹر عبد الصمد خان چوہدری ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہاؤس سرجن میڈیکل کالج ڈھاکہ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج بروز جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

ہندوستان نے ناکہ بندی اور ساکن معاہدے کی خلاف ورزیوں سے نظام کو ادغام پر مجبور کیا

حیدرآباد کے معاملے کی نوعیت گھریلو نہیں بین الاقوامی ہے (ظفر اللہ خان)

لیک سیکس۔ ۲۰ مئی (بی بی سی) پاکستان کے وزیر خارجہ اور سلامتی کونسل میں پاکستانی مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے مسئلہ حیدرآباد پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستانی مندوب کا یہ کہنا درست نہیں کہ حیدرآباد کو کوئی بین الاقوامی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اور کہ اس کے خلاف ہندوستان کا کوئی قدم اٹھانا سلامتی کونسل میں پیش ہونے کے قابل نہیں۔ کیونکہ وہ ہندوستان و حیدرآباد کا گھریلو معاملہ ہے۔

آپ نے کہا قانون آزادی آخر ریاستوں پر کس طرح اثر انداز ہوا۔ اگر ریاستیں اس سے آزاد نہ ہوتی تھیں۔ تو آخر آزاد کون ہوا۔ اور یہ ظاہر ہے جب کوئی ریاست کسی ڈو آبادی میں مدغم ہونا نہیں چاہتی تھی۔ تو اسے آزاد رہنے کا ہر حق حاصل تھا۔

آپ نے کہا ان کے حق آزادی کو تسلیم کرتے ہوئے ہی ہندوستان نے اس امر کو تسلیم کیا تھا کہ ریاستیں جدھر چاہیں شامل ہو جائیں پاکستان میں یا ہندوستان میں۔ اس کے بعد ہندوستان کی طرف سے ریاست کی ہندوستان میں شمولیت پر مذاکرات ہوتے رہے۔ ہر مذاکرے میں شمولیت پر زور دیا جاتا رہا۔ اور جب نظام اس پر آمادہ نہ ہوئے تو ہندوستان نے معاشی ناکہ بندی اور ساکن معاہدے کو توڑ کر بجبر اسکے مدغم ہونے پر مجبور کیا۔ آپ نے کہا واقعات کی ترتیب اور تفاصیل اس امر کی شاہد ہیں کہ حیدرآباد کے خلاف ہندوستان کا اقدام نہایت جارحانہ اور غیر منصفانہ تھا۔ جو امن عالم کو خطرے کے مترادف ہے۔ سلامتی کونسل کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے معاملات پر پورا پورا غور و خوض کرے۔ پیشتر ازیں ہندوستانی نمائندے نے اپنا نکتہ نظر پیش کرتے ہوئے اس مسئلے کو خالص گھریلو بتایا تھا۔ اور کہا تھا کہ حیدرآباد میں فاشی طاقتوں کے عروج نے ہمیں مجبور کر دیا تھا۔ کہ ہم کوئی قدم اس کے خلاف اٹھائیں۔

صدر کے استفسار پر چوہدری ظفر اللہ خان نے بتایا کہ وہ تقریر کے لئے ۲ ½ گھنٹے لیں گے لہٰذا باقی بحث منگل پر ملتوی ہو گئی۔

شنگھائی پر گولہ باری شروع ہو گئی

کمیونسٹوں نے شنگھائی پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ یہ گولہ باری زیادہ تر شہر کے صنعتی حصہ پر ہو رہی ہے۔ ہانگ کانگ سے جو چار جہاز سامان جنگ لے کر روانہ ہوئے ہیں۔ منزل مقصود پر ان کے پہونچنے کا امکان بہت کم ہے۔

دریائے نیل پر بند باندھا جائے گا

مصر و برطانیہ میں سمجھوتہ

لندن ۲۰ مئی۔ (بی بی سی) آج برطانیہ کے وزیر خارجہ نے مصر و برطانیہ کے اس سمجھوتے کی تفاصیل بیان کیں۔ جن کے ماتحت مصر کی شہ رگ دریائے نیل کے پانیوں کو کنٹرول میں لانے کی غرض سے ایک کروڑ ۵ لاکھ پاؤنڈ کے سرمایہ سے ایک بند باندھا جائے گا۔ اور بجلی کا ایک سٹیشن بھی تعمیر ہو گا۔ یہ پراجیکٹ افریقہ کے ملیریا زدہ جنگلات کے قلب میں یوگنڈا میں جنجہ کے مقام پر بنایا جائے گا۔ تاکہ یوگنڈا کی بڑھتی ہوئی صنعتوں کو یہاں سے بجلی مہیا کی جا سکے۔ اس سے مصر کو صرف یہ فائدہ ہو گا۔ کہ نیل میں اتنا فالتو پانی آ جائے گا جس سے وہ صحرا کی پانچ لاکھ ایکڑ مزید زمین کو زیر کاشت لا سکے گا۔

دریائے ہرمند کے متعلق ایران اور افغانستان کا جھگڑا

طہران ۲۰ مئی۔ سرکاری طور پر یہاں بیان کیا گیا ہے کہ دریائے ہرمند کے پانی کے جھگڑے کے متعلق امریکی ماہرین کو رپورٹ مرتب کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تحقیقات کے اخراجات ایران اور افغانستان مشترکہ طور پر برداشت کریں گے۔ رپورٹ ایک غیر جانبدار کمیشن کے سامنے پیش کی جائیگی۔ جو امید کی جاتی ہے کہ آخری فیصلہ صادر کریگی۔ یہ دریا افغانستانی علاقہ میں بہتا ہے۔ مگر اس کا پانی ایرانی صوبہ سیستان کی آبپاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بناء پر دونوں ملکوں میں دیر سے جھگڑا چلا آتا ہے۔ پچھلے دنوں افغانستان نے اس دریا سے نہر نکالی اس وجہ سے جھگڑے نے تلخ تر صورت اختیار کر لی۔

چین کا مسئلہ اتحادی مجلس میں

نیشنل چین کی کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ چین کی خانہ جنگی کا مسئلہ اتحادی مجلس میں پیش کر دیا جائے۔ کیونکہ کمیونسٹوں نے منچوریا کی جنگ روس مدد سے فتح کی ہے۔

سرحدوں کی طرح ہمارے دل بھی ملتے ہیں

کراچی ۲۰ مئی۔ پاکستانی سفیر متعینہ برما سردار اورنگ زیب خان آج رنگون کے لئے روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا برما قائد اعظم کے اس حقیر خادم اپنی روایتی وسیع القلبی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ قبول کرے گا۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ میں دونوں ملکوں میں ان تعلقات مودت اور بھی زیادہ مستحکم کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ جو اس وقت ان میں موجود ہیں۔ ہماری سرحدوں کی طرح ہمارے دل بھی ملتے ہیں۔ میرے لئے یہ باعث صد افتخار ہو گا۔ اگر میں دونوں ملکوں کے باشندوں کو قریب تر کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔

گولہ بارود کا ذخیرہ ہاتھ لگا

قاہرہ ۲۰ مئی۔ (بی بی سی) آج اسکندریہ کے قریب خلاف قانون جماعت اخوان المسلمون کا گولہ بارود اور ہتھیاروں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ برآمد ہوا۔ اس سلسلے میں پولیس نے بندرگاہ کے علاقہ اور ابوکیہ کے ہوائی میدان کے علاقوں پر چھاپے مارے۔ دھماکے سے پھٹنے والے مواد کو اٹھانے سے پیشتر اس سارے علاقے کو خالی کر دیا گیا۔ واضح رہے۔ جب حال ہی میں اس جماعت کا ایک رکن نقراشی پاشا کے قتل کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ تو اس سے پہلے بھی ہتھیاروں اور گولہ بارود کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد ہوا تھا۔

سکھر برج کی مرمت کا کام اطمینان بخش ہے

کراچی ۲۰ مئی۔ آج مسٹر بندے علی سکھر برج کا ملاحظہ کر کے کراچی واپس آ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بیراج کی مرمت کا کام نہایت تسلی بخش ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پریس موہن لال روڈ میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ اپریل ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان میں عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۴۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے روزانہ اوسط گیارہ کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط چھ کس تھی۔

اس دفعہ بیعت کے لحاظ سے سرگودہا۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ شیخوپورہ۔ گجرات۔ جھنگ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔

ممالک غیر میں ۴۹ بیعتیں ہوئیں۔ نقشہ درج ذیل ہے۔

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع سرگودھا	
چک ۴۹ ش	۵
کھوتکہ	۲
تخت ہزارہ	۳
بھیرہ	۳
چک ۹۱ و چک ۱۵۵	۲+۲
چک ۹	۲
ہلال پور	۲
چک ۳۷	۲
چک ۲۰	۱
چک ۳۸	۱
بلشد	۱
نوادے چک	۱
چک ۱۱۶	۱
بھینی ترنجان	۱
چک ۳۸	۱
ادرحمہ	۱
چک ۴	۱
سرگودہا	۱
چک ۳	۱
چک ۴۹	۱
بھلوال	۱
جھاوریاں	۱
جمال آباد	۱
میزان	۴۰
ضلع سیالکوٹ	
خانوالی	۷
لمبے	۶
کوٹلی گھمن	۲
کوٹ کریم بخش	۲
پیہورر	۲
تلونڈی عنایت خاں	۱
سیالکوٹ	۱
ڈھمالہ	۱
کنجروڑ	۱
دیال سلاریاں	۱
بھاگووال	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
ڈگری	۱
رسول پور	۱
سیالکوٹ	۱
"	۱
گوتہ	۱
ڈسکہ	۱
کھیرڈے کلاں	۱
ملیانوالہ	۱
میزان	۳۳
ضلع لائلپور	
چک ۶۹	۴
لائل پور	۳
جوکہ	۱
جاسرا	۱
چک ۹۷	۱
چک ۲۷۸	۱
چک ۶۹	۱
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱
چک ۳۰۲	۱
لیلاں	۱
جڑانوالہ	۱
چک ۱۵۵	۱
چک ۱	۱
چک ۸۶	۱
چک ۳۰۶	۱
چک ۵۲۸	۱
چک ۹۶	۱
سارو کی	۱
پیر محل	۱
میزان	۲۴
ضلع شیخوپورہ	
کوٹ وندر سنگھ	۴
ننکانہ	۲
نظام پور	۲
کرتو	۲

نام جماعت	تعداد بیعت
سید والہ	۱
وار برٹن	۱
گھنگرانوالہ	۱
چک ۱۱۷	۱
مومن	۱
آدال	۱
پھیرو	۱
میزان	۱۹
ضلع گجرات	
کھاریاں	۳
منڈی بہاؤالدین	۲
بادشاہ پور	۲
چک سکندر	۲
ڈنگہ	۱
ڈھو	۱
سعداللہ پور	۱
ناگڑیاں	۱
علی پور	۱
گولے کی	۱
کڑیانوالہ	۱
جلال پور	۱
میزان	۱۷
ضلع جھنگ	
چنیوٹ	۶
پکا	۲
شورکوٹ	۲
واجن پور	۲
بستی دریام	۱
کوٹ قاضی	۱
احمد نگر	۱
لالیاں	۱
میزان	۱۶
ضلع گوجرانوالہ	
منڈیالہ	۳
مدرسہ چٹھہ	۲

نام جماعت	تعداد بیعت
تلونڈی	۱
شیرپور	۱
حافظ آباد	۱
گوجرانوالہ	۱
گولوڑائے	۱
بکن پور	۱
میزان	۱۱
ضلع لاہور	
لاہور	۳
پریم نگر	۳
کوٹ مہتاب خاں	۲
بگوان پور	۱
میزان	۹
ضلع منٹگمری	
اوکاڑہ	۶
رساوے والہ	۱
چک ۳۰/۱۱-۱۱	۱
چک ۱۹	۱
میزان	۹
ضلع راولپنڈی	
چک لالہ	۱
میزان	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
جہلم	
جہلم	۴
دوالمیال	۱
خان پور	۱
میزان	۶
ضلع ملتان	
ہرسی	۱
کبیروالہ	۱
چک ۵	۱
میزان	۳
ضلع مظفر گڑھ	
کمول مڈیر	۱
علی پور	۱
میزان	۲
ضلع میانوالی	
کنیری	۱
میزان	۱
ریاست جموں کشمیر	
جموں	۱۰۰
متفرق	۷
میزان	۱۰۷

نام جماعت	تعداد بیعت
سندھ	
کراچی	
محمود آباد اسٹیٹ	۷
کنری	۲
کراچی	۲
لاڑکانہ	۱
میزان	۱۲
حیدرآباد دکن	
فاضل پور	۱۴
حیدرآباد	۱
میزان	۱۵
بنگال	
چٹاگانگ	۴
میزان	۴
صوبہ اڑیسہ	
کرڈاپلی	۱
میزان	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
مالابار	
کوتار	۲
میزان	۲
ریاست بہاولپور	
چک ۹۵	۱
چک ۶۲	۱
الہ آباد	۱
میزان	۳
کوئٹہ	
کوئٹہ	۱
میزان	۱
صوبہ سرحد	
پشاور	۱
میزان	۱
ممالک غیر	
یوگنڈا	۳۸
لنڈن	۱
بورنیو	۳
نائیجیریا	۷
میزان	۴۹

شنگھائی کو تین دن میں ہمارے حوالے کردو کمیونسٹوں کا نوٹس

ہانگ کانگ ۱۹ رمئی۔ یہاں جو اطلاعات پہنچ رہی ہیں۔ ان کے مطابق کمیونسٹوں نے شنگھائی کی قلعہ بند فوج کو تین دن کے اندر اندر شہر حوالے کر دینے کا نوٹس دیا ہے۔ ورنہ شہر پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا جائے گا۔ افواہ گرم ہے کہ دو نیشنلسٹ ڈویژن جن کے سپرد شنگھائی کا دفاع تھا دشمن سے جا ملے ہیں۔ اور فضائی افواج کو دشمن کے ساتھ مل جانے کو روکنے کے لئے یہ دھمکی دی ہے۔ کہ جو طیارچی اپنے جہاز کمیونسٹوں کے حوالے کر دے گا۔ اس کے قریبی عزیزوں کو سزائے موت دے دی جائے گی۔ ووسنگ جو شنگھائی تک پہونچنے کے بحری راستہ پر واقع ہے۔ ابھی تک مقابلہ کر رہا ہے۔ بندرگاہ سے کئی ایک جہازوں کی روانگی اس امر کی تصدیق کرتی ہے۔ کہ اس اہم شہر کا دفاع نیشنلسٹ کامیابی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ یہ شہر اگر دشمن کے قبضہ میں آ گیا۔ تو شنگھائی بالکل علیحدہ ہو جائے گا۔

شنگھائی کے نیشنلسٹ ایل جونگ ہاؤ کے رہائشی موضع میں قلیوں کے تین جتھوں نے اعلیٰ درکانوں کو شہر کے مغربی راستوں کی سطح ۔۔۔ کے برابر کر دینے ۔۔۔ کے لئے گرانا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ دفاع میں سہولت پیدا ہو جائے۔

ان کی تباہی سے جو سامان مل رہا ہے۔ وہ دفاعی کاموں میں استعمال ہو رہا ہے۔ یہ موضع محاذ جنگ کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔

نیشنلسٹ فضائی افواج فارموسا میں

ہانگ کانگ۔ ۱۷ رمئی۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ چین کی نیشنلسٹ فضائی فوج اب پوری طرح فارموسا میں قائم ہو گئی ہے۔ ایک برطانوی طیارچی نے جو ابھی شنگھائی سے آیا ہے بتایا کہ طیارے شہر سے جہاں کل ان پر گولیاں چلائی گئی تھیں۔ روانہ ہو رہے ہیں۔ طیاروں کو فضائی مستقر سے روانہ ہوتے ہی ۶ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرنی پڑتی ہے۔

شنگھائی سے ہانگ کانگ روانہ ہونے والا آخری جہاز ایک ٹینکر ۲ ہزار پناہ گزینوں کو لے کر یہاں پہونچا ہے۔ جب یہ جہاز وانگ پو اور یانگس سے گزر رہا تھا۔ تو اس پر کمیونسٹوں نے گولیاں چلائیں۔ (استار)

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۴۹ء

اسلامی نظام

کل ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ دنیا میں اس وقت ملکیت کے متعلق دو انتہائی نظریے باہم برسرپیکار ہیں۔ اور دنیا کے سمجھدار لوگ بلکہ خود ان نظریات کے حامی ممالک بھی اب اس طرف کچھ متوجہ ہو رہے ہیں۔ کہ دونوں نظریوں کے بین بین کوئی ایسا لائحہ عمل دریافت کیا جائے۔ جو عالمگیر امن و اطمینان پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوسکے۔

ہم نے اس ضمن میں یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ نری دنیاوی عقل اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اسکی پہنچ صرف زندگی کے مادی پہلو تک ہی رہتی ہے۔ پھر ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ وہ مذاہب بھی جو مذہب کو صرف چند غیر عقلی اعتقادات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ اور اسکو انسان کا نجی معاملہ قرار دیتے ہیں۔ اس مسئلہ کا حل پیش نہیں کرسکتے۔ کیونکہ وہ مذہب کو زندگی کے اجتماعی شعبوں سے الگ کر دیتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی مذہب اس مسئلہ کو حل کرسکتا ہے۔ تو وہ وہی ہوسکتا ہے۔ جو انسان کی زندگی کے ہر انفرادی اور اجتماعی پہلو کے لئے ایک خاص لائحہ عمل اخلاق کی بنیادوں پر تجویز کرتا ہے۔ اور کہ اس معیار پر دنیا کے تمام مروجہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو پورا اترتا ہے۔ اس لئے زندگی کے اس شعبہ میں بھی جس میں ملکیت کا سوال حل طلب ہو جاتا ہے۔ اس نے ایسے اصول پیش کئے ہیں۔ کہ اگر دنیا ان کو اپنانے کی کوشش کرے۔ تو وہ اس تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ سکتی ہے۔ جس میں دونوں متذکرہ بالا انتہائی نظریات کی مناقشت اسکو ہمیشہ کے لئے گرا دینے کی دھمکی دے رہی ہے۔ ملکیت کے متذکرہ دونوں انتہائی نظریات اپنے اپنے نقطۂ نظر سے اسکی عالمگیری فطرت کے قائل ہیں۔

سرمایہ داری نظریہ جب ہر ایک کو اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی توفیق کے مطابق دنیا کی قیمتی اشیاء پر حقوق ملکیت قائم کرسکتا ہے۔ تو وہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ ملکیت کی حیثیت انسان کی قوت جلب منفعت پر منحصر ہے۔ ورنہ اشیا سب کے لئے یکساں طور پر موجود کی گئی ہیں۔ اسی طرح اشتراکیت بھی اشیاء کی عامیانہ حیثیت کو تسلیم کرکے ہی کہتی ہے۔ کہ یہ سب کے لئے یکساں طور پر مشترک رہنے دی جائیں۔ کوئی شخص ان پر انفرادی حق ملکیت قائم نہ کرے۔ بلکہ ایک نظام کو ہر چیز کا مشترک مالک گردانا جائے۔ اور ایک نظام کے ماتحت ہر ایک یکساں طور پر اس سے استفاع کرے۔

جیسا کہ ہم کل عرض کر چکے ہیں۔ یہ دونوں نظریات نظری لحاظ سے بہت دلچسپ اور دلآویز معلوم ہوتے ہیں۔ مگر جب ان نظریات کو عمل کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے۔ تو وہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ جن کے دونوں کے حامی اپنی اپنی جگہ دعویدار ہیں۔ اس لئے دنیاوی عقل کی رو سے بھی ایک ایسے درمیانی لائحہ عمل کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ جو قابل عمل ہو۔

ہم نے کل عرض کیا تھا۔ کہ وہ درمیانی لائحہ عمل اسلام پیش کرتا ہے۔ جس کی اس وقت دنیا کے بہی خواہوں اور عقلمندوں کو تلاش ہے۔ اسلام بھی ہر چیز کو دونوں متذکرہ انتہائی نظریات کی طرح عالمگیر حیثیت دیتا ہے۔ اور قرار دیتا ہے۔ کہ دنیا کی تمام ایسی چیزیں سارے جانداروں کے لئے مشترکہ ہیں۔ اور اس لئے وہ ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالےٰ کی ذات کو قرار دیتا ہے۔ لیکن سرمایہ داری کی طرح ساتھ ہی وہ یہ بھی قرار دیتا ہے۔ کہ ہر انسان اپنی توفیق اور قوت کے مطابق حاصل کرسکتا ہے۔ اور اپنی قوت بازو سے پیدا شدہ دولت کو اپنی ضروریات کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ کئی طرح کی طوعی اور اکراہی پابندیاں ایک حد تک لگا دیتا ہے۔ جہاں تک اکراہی پابندیوں کا تعلق ہے۔ یہ اشتراکیت سے ملتی جلتی ہیں۔ اگرچہ کمیت اور کیفیت دونوں میں اس سے جداگانہ مزاج رکھتی ہیں۔ اسلامی نظام فالتو دولت پر جو سالانہ اخراجات سے بچ رہتی ہے۔ کچھ فی صدی بالجبر وصول کرتا ہے۔ اور باقی دولت مجازی مالک کے پاس ہی رہنے دیتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ ہر انسان کی ضروریات کے اختلاف کا فطری اصول تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے انسان کی تربیت اس طرح کی کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ خوشی سے اپنا تقریباً تمام فالتو مال قوم کے حوالے کردے۔ اسلام کا اس ضمن میں حقیقی کارنامہ یہی ہے۔ کہ وہ انسانی ذہنیت کی تربیت اس نہج پر کرنا چاہتا ہے۔ کہ انسان برضا و رغبت ملکیت اشیاء کی عالمگیر اور مشترکہ حیثیت کو تسلیم کرے۔ اس لئے اس کے تمام وہ قانون جو اس نے اکراہی انفاق کے پیش کئے ہیں محض مشقی نوعیت رکھتے ہیں۔ یعنی ایک خاص حد تک تو ان کو انفاق پر مجبور کیا جائے۔ اور اسی طرح ان کو انفاق کی ایسی عادت ڈال دی جائے

کہ وہ خوشی سے اپنی جائز ضروریات سے زائد دولت دوسروں کے لئے چھوڑ دیں۔

اب ہم ان تینوں طریقوں کی عملی صورت حال کو ایک مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ دونوں اول الذکر نظریات صرف مادی زندگی کے انعامات کے قائل ہیں۔ حیات بعد ممات کے انعامات کو تسلیم نہیں کرتے۔

اب فرض کیجیئے۔ کہ دو شخص ہیں۔ ان میں سے ایک الف تو روزانہ دو روٹیاں کماتا ہے۔ مگر اس کو ضرورت صرف ایک روٹی کی ہے۔ دوسرا ب صرف ایک روٹی کما سکتا ہے۔ مگر اس کو ضرورت دو روٹیوں کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ دونوں زندہ رہیں۔ بظاہر سرمایہ داری طریقہ اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ الف نے جو فالتو روٹی کمائی ہے۔ اس نظریہ کے لحاظ سے اس کو پورا پورا حق ہے۔ کہ اپنی کمائی اپنے پاس رکھے۔ اور ب کو اس میں سے کچھ نہ دے۔ سرمایہ داری نظاموں میں جو ٹیکس لگائے جاتے ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق محض دوسرے کے حق ملکیت پر تجاوز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصول جب یہ ہے۔ کہ ہر ایک اپنی کمائی کا بلا شرکت غیرے مالک ہے۔ تو اس میں سے قوم کے اجتماعی کاموں کے لئے جبراً لینا ناجائز ٹھہریگا۔ اس اصول کا نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ الف کے پاس فالتو روٹیاں جمع ہوتی رہیں گی۔ اور ب بھوکوں مر جائے گا۔ اب لیجیئے اشتراکیت کو۔ تو اس کے اصول کے مطابق الف سے فالتو روٹی جبراً چھین کر ب کو دے دینی چاہیئے۔ تاکہ دونوں زندہ رہیں۔ مگر فی الحقیقت ایسا نہیں ہوگا۔ الف اپنے دل میں کہے گا۔ کہ میں کیوں نہ ایک ہی روٹی اپنی ضرورت کے مطابق کماؤں۔ کیا دنیا کی کوئی طاقت ہے۔ جو اس کو دو روٹیاں کمانے پر مجبور کر سکتی ہے؟ قطعاً نہیں۔ تو پھر اس کا نتیجہ بھی وہی ہوگا۔ جو سرمایہ داری طریقہ کا ہوا۔ کہ ب بھوکوں مر جائے گا۔ بلکہ اس میں یہ نقصان ہوا۔ کہ الف کے پاس اس دن کے لئے کچھ بھی جمع نہ ہوگا۔ جس دن بیماری وغیرہ کی وجہ سے وہ کام نہ کر سکے گا۔ اور اگر مقابلہ میں مارا گیا۔ تو الف اور ب دونوں ہلاک ہو جائیں گے۔

اب فرض کیجیئے۔ کہ الف اور ب اسلامی نظام میں رہتے ہیں۔ اور اس کے قائل ہیں۔ الف کو قانوناً اپنی فالتو روٹی کا کچھ حصہ ب کو دینا پڑیگا۔ پھر اگر وہ باقی حصہ کو جمع کرکے ب کو مرنے دیگا۔ تو اس کو یہ خوف ہوگا۔ کہ نہ صرف یہ کہ وہ حیات بعد ممات کے انعامات سے محروم ہوگا۔ بلکہ خزانہ جمع کرنے اور اس کو دوسرے کے لئے انفاق نہ کرنے کی وجہ سے سخت عذاب دیا جائے گا۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ کہ الف اور ب دونوں زندہ رہیں گے۔

ہم نے یہ مثال تینوں بنیادی اصولوں کو واضح کرنے کے لئے پیش کی ہے۔ پہلے اور دوسرے نظریہ کی ملی جلی حالتوں کو ہم نے اس لئے نہیں لیا۔ کہ وہ لامحالہ اپنے مرکزی اصولوں سے ہٹی ہوئی حالتیں ہیں۔ بعض اشتراکی کہا کرتے ہیں۔ کہ اسلامی نظام صرف خلافت راشدہ تک قائم رہ سکا۔ آگے رک گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جو نظام تیس چالیس سال تک چل سکتا ہے۔ اس کا قابل عمل ہونا ثابت ہے۔ اس کے خلاف خالص اشتراکی نظام ہیں ایک دن چلا کر دکھایا جائے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک لمحہ قائم نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہے۔

درخواست دعا

جناب محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان کے صاحبزادہ عبد السلام کیمبرج یونیورسٹی میں فزکس کے آخری امتحان میں ۲۶ ۵/۹ کو شامل ہو رہے ہیں۔ آپ کے گذشتہ تعلیمی کوائف حسب ذیل ہیں:-

۱۹۴۰ء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرک میں ۶۵۵/۸۵۰ نمبر لیکر اول رہا۔ اور ریکارڈ توڑا۔

۱۹۴۲ء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرمیڈیٹ میں ۵۵۵/۶۵۰ نمبر لیکر اول رہا اور آرٹس کا ریکارڈ توڑا۔

۱۹۴۴ء میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان [illegible] پاس کورس ۳۰۰/۴۵۰ نمبر لیکر اول رہا اور ریکارڈ [illegible] کیا۔

۱۹۴۵ء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی۔اے آنرز انگریزی نمبر اول پر آیا۔ اور ریکارڈ مات کیا۔

۱۹۴۶ء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔اے میں ۵۷۳/۶۰۰ نمبر لیکر اول آیا اور ریکارڈ مات کیا۔

۱۹۴۸ء کیمبرج یونیورسٹی میں حساب میں ٹرائیپوز میں فرسٹ کلاس لیا۔ اور Wrangler ہوا۔

۱۹۴۹ء اب کیمبرج یونیورسٹی دفزکس، ٹرائیپوز میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس وقت وہ ایٹم انرجی کا امتحان دیں گے۔ ایف اے پاس کرنے کے بعد آپ ریلوے انجنیئر کے امتحان میں ہندبھر میں اول رہے۔ حضور سے منظوری طلب کی۔ لیکن حضور نے فرمایا۔ کہ ان کی تعلیم کی تکمیل کرائی جائے۔ یہ بزدلی ہوگی۔ اگر ان کو کسی ملازمت میں ڈالا جائے۔ یہ تکمیل تعلیم حضور کے ارشاد کے ماتحت ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے -/۵۰۰ روپیہ ماہوار کا وظیفہ Ph. D. کے لئے اور منظور کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ آپ کی امتحان میں شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جس کا ہو منگوا لے

جلسہ ربوہ کے ایام میں سیالکوٹ بارک سے ایک انڈی پینڈنٹ [illegible] پڑا ملا ہے۔ جس دوست کا ہو۔ حسب ذیل پتہ سے طلب فرمالیں۔ ناصر احمد بیاتی مبلغ معرفت دفتر دعوت و تبلیغ ربوہ تحصیل [illegible]

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

از سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم جو اول مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

۶

در اصل سارا دھوکا اس بات سے لگا ہے کہ انسانی حقوق کی اقسام پر غور نہیں کیا گیا۔ انسانی حقوق دو قسم کے ہیں (۱) ایک وہ حقوق ہیں جو حکومت کے ذمہ ہوتے ہیں جیسے کہ مثلاً عدل و انصاف کا قیام یا قومی عہدوں کی تقسیم وغیرہ اور (۲) دوسرے وہ حقوق ہیں جو یا تو فطری اور قدرتی رنگ میں حاصل ہوتے ہیں جیسے جسمانی طاقتیں اور دماغی قوی وغیرہ اور یا وہ انفرادی کوشش اور انفرادی جد وجہد کے نتیجہ میں حاصل ہوتے ہیں جیسے دولت یا مکسوبہ علم وغیرہ۔ اسلام نے نہایت حکیمانہ طریق پر ان دونوں قسم کے حقوق میں اصولی فرق ملحوظ رکھا ہے۔ یعنی جہاں تک ان انسانی حقوق کا تعلق ہے جو حکومت کے ذمہ ہوتے ہیں اسلام نے جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کامل مساوات قائم کی ہے۔ اور مختلف قوموں اور مختلف انسانوں میں قطعاً کوئی فرق پیدا نہیں دیا۔ لیکن جہاں دوسری قسم کے حقوق کا دائرہ شروع ہوتا ہے جو فطری قوی اور انفرادی جد وجہد سے تعلق رکھتے ہیں وہاں اسلام نے ایک مناسب حد تک دخل دے کر مختلف طبقات اور مختلف افراد کے فرق کو کم کرنے کی ضرور کوشش کی ہے لیکن ظلم و جبر کے رنگ میں سارے فرقوں کو مٹانے کا طریق اختیار نہیں کیا۔ اور حق یہ ہے کہ اس میدان میں سارے فرقوں کو مٹانا ممکن بھی نہیں ہے مثلاً جسمانی طاقتوں کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے؟ دماغی قوتوں کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے؟ اور جب یہ فرق نہیں مٹائے جا سکتے تو ظاہر ہے کہ ان فرقوں کے طبعی نتائج بھی نہیں مٹائے جا سکتے۔ ہاں چونکہ انسان مدنی الاصل صورت میں پیدا کیا گیا ہے اور اس کی فطرت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہم جنس لوگوں کے ساتھ مل کر اور جہاں تک ممکن ہو ان کے لئے قربانی کرتے ہوئے زندگی گزارے اس لئے اسلام نے یہ ضرور کیا ہے کہ انسان کی انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے اس سے بعض قومی ضرورتوں کے لئے قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے اور اس مطالبہ کو اس انتہائی حد تک پہنچا دیا ہے جہاں تک انسان کی انفرادیت کو مٹانے والا ظلم کا طریق اختیار کرنے کے بغیر اس کے ارد گرد کے گرے ہوئے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اوپر اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے سمجھ لینے کے بعد اسلامی مساوات اور اشتراکیت کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے بشرطیکہ کوئی شخص دیانتداری کے ساتھ اسے سمجھنے کے لئے تیار ہو۔

اسلام ایک وسطی نظریہ پیش کرتا ہے

ایک اور اصولی بات جو اسلام کے اقتصادی نظام کے متعلق یاد رکھنی چاہیئے یہ ہے کہ انسانی زندگی کے متعلق اسلام یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ اس میں ہر وقت ایک جد وجہد کی کیفیت قائم رہنی چاہیئے اور درحقیقت زندگی ایک پیہم حرکت اور مسلسل جد وجہد ہی کا نام ہے اور انسان کی ساری ترقی اسی پیہم حرکت اور اسی مسلسل سعی کے ساتھ وابستہ ہے پس اسلام کسی ایسے نظام کا مؤید نہیں ہو سکتا جس میں انسان کو جد وجہد کے میدان سے نکال کر دوسرے کے کمائے ہوئے مال کو بیٹھے بیٹھے کھانے یا دوسرے کے سہارے پر کھڑے ہو کر زندگی گزارنے کا راستہ اختیار کرنا پڑے۔ بے شک اسلام بھی انفرادی زندگی کے لئے بعض خارجی سہارے مہیا کرتا اور ان سے واجبی فائدہ اٹھانے کا سامان پیدا کرتا ہے۔ مگر اس کا اصل زور اس بات پر ہے کہ ہر انسان خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہو اور اپنے ہاتھ کی طاقت یا اپنے دماغ کی قوت سے اپنے لئے زندگی کا رستہ بنائے۔ وہ خارجی سہاروں کو ایک زائد امدادی حیثیت ضرور دیتا ہے مگر صرف انہی پر کامل تکیہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا اسی لئے قرآن شریف ورثہ کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے مالوں کو بیٹھ کر کھانے والوں کے متعلق فرماتا ہے

تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا
وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا

(سورۃ فجر رکوع ۱)

یعنی "تم لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ورثہ کے مال کو کھانا چاہتے ہو اور خواہش رکھتے ہو کہ یہ جمع شدہ مال کبھی ختم نہ ہو اور تم ذخیرہ شدہ دولت کے عشق میں لگے بیٹھے ہو"

اس لطیف آیت میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ خدائے اسلام کو ایسی زندگی پسند نہیں جو انسان کو جد وجہد اور سعی و عمل کے میدان سے نکال کر کسی خاص کھونٹے کے ساتھ باندھ دے۔ کیونکہ اس طرح آہستہ آہستہ انسان کے فطری قوی زنگ آلود ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت یعنی کمیونزم دونوں انسان کو جد وجہد والی زندگی سے نکال کر دوسروں پر تکیہ کر کے بیٹھ جانے کا رستہ کھولتے ہیں۔ یعنی جہاں سرمایہ داری جمع شدہ روپے کا کھونٹا گاڑ کر اس کے ساتھ انسان کو باندھ دیتی ہے وہاں اشتراکیت یعنی کمیونزم دوسری انتہا کی طرف لے جا کر اسے حکومت کے کھونٹے کے ساتھ باندھ کر انسان کو اپاہج بنا دیتی ہے سو اس سے ظاہر ہے کہ گو یہ انتہائیں جدا جدا ہیں مگر حقیقۃً سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں میں یہی اصول چلتا ہے کہ انسان کو انفرادی جد وجہد کے میدان سے نکال کر کسی مضبوط کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا جائے جہاں وہ ہر وقت چوکس رہنے کی ضرورت محسوس کرنے کے بغیر آرام کی زندگی گزار سکے۔ پس غور کیا جائے تو یہ دونوں افراط و تفریط کی راہیں ہیں جن سے خدائے اسلام لوگوں کو بچا کر جد وجہد کے سرگرم میدان میں کھڑا رکھنا چاہتا ہے۔ اشتراکیت کا اصول کیا ہے؟ یہی نا کہ قوم کے سب افراد مل کر متحدہ زندگی گزاریں اور خواہ بعض افراد دوسروں سے کمزور ہوں اور بعض مضبوط ہوں اور خواہ بعض سست ہوں اور بعض چوکس ہوں وہ گریں تو اکٹھے گریں اور کھڑے ہوں تو اکٹھے کھڑے ہوں۔ مگر غور کرو کہ کیا یہ بھی سرمایہ داری کی طرح ایک غیر طبعی سہارا نہیں جو انفرادی جد وجہد سے انسان کو غافل کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ بے شک اسلام نے بھی کمزور افراد کے لئے ملک و قوم کا سہارا مہیا کیا ہے مگر اس نے کمال دانشمندی سے اس سہارے پر پورا تکیہ کرنے نہیں ہونے دیا۔ اور انفرادی بوجھ کی اصل ذمہ داری افراد پر رکھی ہے اور زائد سہارا صرف جزوی امداد کے طور پر یا غیر معمولی حالات کے لئے مہیا کیا گیا ہے پس اسلام ہی وہ وسطی مذہب ہے جس نے سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں انتہاؤں سے بچتے ہوئے ایک درمیانی رستہ کھولا ہے۔ وہ نہ تو جمع شدہ اموال کے ساتھ انسان کو باندھ کر اسے سرمایہ داری کے طریق پر بیکار کرنا چاہتا ہے اور نہ ہی اسے اشتراکیت کے اصول پر کلیۃً حکومت کے سہارے پر رکھ کر اس کی انفرادی جد وجہد کو کمزور کرتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

(سورہ بقرہ رکوع ۱۷)

یعنی "اے مسلمانو! ہم نے تمہیں ایک وسطی امت بنایا ہے تاکہ تم ہر قسم کی انتہاؤں کی طرف جھک جانے والی قوموں کے لئے خدا کی طرف سے نگران رہو"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام نے اپنے اقتصادی نظام میں وسطی طریق اختیار کیا ہے اور اگر کوئی دل و دماغ رکھنے والا شخص اشتراکیت کے مقابلہ پر اسلام کے اقتصادی نظام کے متعلق منصفانہ غور کرنا چاہے تو اس کے لئے اس نکتہ میں بھی بھاری سبق ہے کہ گو انتہاؤں کا فرق ضرور ہے یعنی سرمایہ داری ایک انتہا پر واقع ہے اور اشتراکیت دوسری انتہا پر۔ مگر بہرحال اشتراکیت بھی ایک دوسری صورت میں اسی مصیبت کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے جو اس کے مقابل کی انتہا یعنی سرمایہ داری نے پیش کی تھی ۔۔۔ یعنی یہ دونوں نظام انسان کو جد وجہد کے میدان سے نکال کر کسی نہ کسی کھونٹے کے ساتھ باندھ رہے ہیں۔ اور یہ صرف اسلام ہی ہے جس نے وسطی رستہ اختیار کر کے ایک طرف تو انسان کی انفرادی جد وجہد کو قائم رکھا ہے اور دوسری طرف خاص حالات کے پیش نظر قوم میں اخوت اور اتحاد کی روح قائم رکھنے کے لئے بعض خارجی سہارے بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ اور یہی وہ رستہ ہے جس سے انسان کا دماغ کند اور منجمد ہونے سے بچ سکتا ہے۔ ورنہ جو لعنت آج دنیا کے سامنے سرمایہ داری نے پیدا کی ہے وہی کچھ عرصہ کے بعد ایک مختلف صورت میں اشتراکیت کے ذریعہ دنیا کے سامنے آنے والی ہے۔

استثنائی حالات میں خوراک کی مساویانہ تقسیم

دولت کی تقسیم کے متعلق اس حکیمانہ نظریہ کے باوجود جس میں عام حالات کے ماتحت جبری طریق کے اختیار کرنے کے بغیر دولت کو منصفانہ رنگ میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ انفرادی جد وجہد کا محرک بھی قائم رہے اور ملکی دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو کر نہ ہونے پائے۔ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر کبھی کوئی ایسے خاص حالات پیدا ہو جائیں کہ کسی ملک یا قوم یا بستی کی خوراک کے ذخیرہ میں کمی آ جائے یعنی ایک حصہ کے پاس تو زائد خوراک موجود ہو اور دوسرے حصہ کے پاس اس کی اصل ضرورت سے بھی کم ہو یا بالکل نہ ہو تو اس قسم کے ہنگامی حالات میں خوراک کی مساویانہ تقسیم کا جبری نظام بھی جاری کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ:-

خرجنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غزوۃ فاصابنا جھد حتی ھممنا ان ننحر بعض ظھرنا فامرنا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فجمعنا ازوادنا۔ (مسلم باب استحباب خلط الازواد)

یعنی "ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے مگر رستہ میں ہمیں خوراک کی سخت کمی پیش آ گئی حتیٰ کہ ہم نے ارادہ کیا کہ اپنی سواریوں کے بعض اونٹ ذبح کر دیں اس پر آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ سب لوگوں کے خوراک کے ذخیرے اکٹھے کر لئے جائیں۔ اور پھر آنحضرت صلعم نے ان میں سے سب کو مساویانہ راشن بانٹنا شروع کر دیا" (باقی)

درخواست دعا

میرا بچہ محمد داؤد واقف زندگی ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے عزت سے بری فرما دے۔ (۲) میرے پوتے کا نام عزیز ادریس احمد تجویز ہوا ہے وہ بھی ۔۔۔ بیمار ہیں۔ احباب دونوں کی عمر درازی و صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار محمد اسمٰعیل ۔۔۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

ریڈیو پر تقریریں۔ تبلیغی اجلاس۔ ملاقاتیں

رپورٹ ہیمبرگ مشن بابت ماہ اپریل۔ سنہ ۱۹۴۹ء

(از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی اے انچارج جرمن مشن)

آج یورپ کی دنیا مبشرین اسلام کو نامساعد حالات میں کام کرتے ہوئے دیکھ کر حیران ہے ان کی عقل سے یہ امر باہر ہے کہ اس وقت جبکہ دنیا مادیات میں اس قدر ترقی کر چکی ہے کسی مذہب کا پنپنا اور ترقی کرنا کیسے ممکن ہے۔ دوسری طرف ہم محض اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بھروسہ پر محکم اسلام کو اکناف عالم میں گاڑنے کا عزم کئے ہوئے ناموافق حالات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کی کامیاب رہنمائی کے طفیل اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی" تذکرہ صفحہ ۲۸۶ اپنے حقیقی معنوں میں پورا ہو رہا ہے۔ جرمنی میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت احمدیت کا یہ خادم تبلیغ و تربیت کے کام میں اس ماہ بھی مصروف رہا۔ احباب کی خدمت میں رپورٹ کارگذاری ماہ اپریل عرض ہے

ہفتہ وار تبلیغی اور تربیتی اجلاس

ماہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں اسلامی تعلیمات کے متعلق تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ ان میں دو مضامین پر خاص طور پر روشنی ڈالی۔ اسلامی نماز کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ اسلامی نماز قلب کی صفائی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ ہے ایک مسلمان صرف ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اور اس کے سامنے اپنی مناجات کو پیش کر کے اس کی رحمت اور فضل کو جذب کرتا ہے۔ اسلامی نماز ہر پہلو سے جامع ہے اور اخوت کا بے نظیر نظارہ پیش کرتی ہے۔ تمام مسلمان امیر اور غریب بادشاہ اور فقیر پہلو بہ پہلو خدا تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی کا اظہار کر کے اس کی تائید و نصرت کو طلب کرتے ہیں یورپ میں یہ اعتراض کثرت سے پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خاکسار نے اپنی دوسری تقریر میں قرآن کریم کی آیات سے ثابت کیا کہ اسلام امن صلح اور رواداری کا مذہب ہے پھر اسلامی جنگوں کی حقیقت کو بیان کیا اور اس امر پر زور دیا کہ یہ جنگیں دفاعی رنگ کی تھیں علاوہ ازیں قرآن کریم کی جن آیات کی تفسیر پر مشتمل دو تقاریر ہوئیں ہمارے احمدی بھائی عبد الرحمن صاحب [illegible] Hansen نے دو دفعہ یہ تقاریر تیار کر کے احباب کی خدمت میں پیش کیں۔ ان اجلاس میں احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے۔

تربیتی ملاقاتیں

ہفتہ وار اجلاس کے علاوہ انفرادی طور پر خاکسار اپنے احمدی احباب سے ملاقاتیں کرتا رہا۔ چنانچہ برادرم عمر شوبرٹ کے ہاں تین دفعہ جانے کا موقعہ ملا اور ان سے اور ان کی اہلیہ محترمہ خدیجہ شوبرٹ سے گفتگو کرنے کے مواقع ملے برادرم عبد الرحمن [illegible] Hansen تین دفعہ ملنے آئے یہ دوست مجھ سے قرآن کریم با ترجمہ پڑھ رہے ہیں یہ ابھی نوجوان ہیں اور نہایت شوق اور محنت سے اسلام کے متعلق مطالعہ کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دیتے رہتے ہیں اور عربی پڑھ سکتے ہیں برادرم عبد الکریم صاحب ڈنٹز سے بہت دفعہ ملاقات ہوئی۔ خاکسار انہیں نماز عربی میں یاد کروا رہا ہے۔ اپنی احمدی بہن منصورہ سے چار دفعہ ملاقات ہوئی۔ ہماری یہ بہن مشن کے کاموں میں باوجود اپنی شدید مصروفیت کے میری اخلاص سے امداد کرتی رہتی ہیں اور اپنے علم کو وسیع کرنے اور لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی طرف توجہ دیتی رہتی ہیں۔ ایک روز محترم صادقہ Schneider ملنے آئیں اور ان سے اسلام کے متعلق بھی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ برادرم عبد الرحیم صاحب Schneider کہ اکثر مصروف رہتے ہیں اس لئے خاکسار نے ان کے دفتر جا کر دو دفعہ ان سے ملاقات کی۔

تبلیغی ملاقاتیں

تربیت کے علاوہ تبلیغ کی طرف بھی خاکسار توجہ دیتا رہا۔ ہمارے احمدی دوست مشتاق احمد صاحب Brandes کی اہلیہ محترمہ مسز Brandes ابھی جماعت میں شامل نہیں ان سے قریباً ہر روز خاکسار اسلام کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ اسلام کے قریب آ رہی ہیں اور اسلامی تعلیمات کی فوقیت کی قائل ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے اسی طرح برادرم عبد الکریم صاحب ڈنٹز کی اہلیہ محترمہ بھی ابھی جماعت میں شامل نہیں ان سے ایک دفعہ ان کے گھر جا کر لمبی گفتگو کی یہ دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ احباب سے ان کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاوند کے نقش قدم پر چلنے اور حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اور دوست مسٹر Brandes جو کہ یہاں کی ایک مشہور اخبار کے عملہ میں سے ہیں۔ دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ ہمارے اجلاس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے ہیں اور اسلام سے گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں ان سے ایک روز ان کے دفتر جا کر بھی ملاقات کی اور ان کے شکوک اور شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی اس ملاقات کا ان کی طبیعت پر اچھا اثر ہوا۔ اللہ انہیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوسائیٹیز سے تعلقات

خاکسار ہیمبرگ کی مشہور سوسائیٹیز سے تعلقات کو استوار کرنے میں بھی کوشاں ہے۔ چنانچہ ماہ زیر رپورٹ میں یہاں کی ایک مشہور سوسائیٹی کے پریذیڈنٹ سے ملاقات کی یہ سوسائٹی دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اس کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنے کی جدوجہد کرنا ہے اور وہ اسبارہ میں یہ وسیع پروپیگنڈا کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ پریذیڈنٹ نے ہمارے کام کے متعلق علم حاصل کر کے دلچسپی کا اظہار کیا اور مجھ سے خواہش کی کہ کسی وقت میں ان کے اجلاس میں اسلام کے متعلق تقریر کروں۔ خاکسار نے رضامندی کا اظہار کیا اور انہوں نے مناسب وقت پر دعوت بھجوانے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح یونیورسل لیگ کے صدر مسٹر Oscar Blumenaum سے پھر ملاقات کی ایکدفعہ پہلے ان کے اجلاس میں تقریر کرنے کا موقع مل چکا ہے۔ دو تقاریر کی انہوں نے مزید دعوت دی ہے ایک تقریر پاکستان اور اسلام کے متعلق وسط جون کو اور دوسری اسلام میں عورت کا درجہ کے موضوع پر آخر جون میں ہو گی۔ احباب کامیابی اور نیک نتائج کے لئے دعا فرما دیں۔

احباب ریڈیو سے ملاقاتیں

ریڈیو اشاعت کے سلسلہ میں ایک مفید ذریعہ ہے دو دفعہ بفضلہ تعالیٰ ہمیں ریڈیو پر بولنے اور سامعین تک اپنے خیالات کو پہنچانے کا موقع مل چکا ہے۔ لیکن یہ دونوں مواقع زیادہ تر سکول کے طلباء تک محدود تھے۔ گو دوسرے لوگ بھی ان پروگراموں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ریڈیو برانچ کے چیف WALTER A. SCHULZ سے ملاقات کی اور اپنے کام کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق اس سے گفتگو کی اس نے بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر لیا اور اصولی طور پر عام پبلک کے لئے اسلام کے متعلق بیان جاری کرنے کی اجازت دے دی۔ اسبارہ میں اب بیان کی نوعیت کے بارہ میں اکثر ان ریڈیو سے ملاقاتیں کر رہا ہوں۔ سکول برانچ کے انچارج مسٹر [illegible] سے بفضلہ تعالیٰ میرے دوستانہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ اسبارہ میں میری امداد کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسبارہ میں کامیابی کی پوری امید ہے

مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری عرض کرنے کے بعد یہ عاجز پیارے آقا اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ وہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنی جناب میں نوازے اور وہ دن جلد لائے جبکہ اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں لہلہاتا ہوا نظر آئے۔ ہمارے ذرائع محدود ہیں۔ ایک بہت بڑا کام ہمارے سپرد ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سوا یہ کام ممکن نہیں۔ الٰہی وعدوں پر ہمیں یقین ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ہی بھروسہ ہے۔

اے خدا تو وہ دن جلد لا۔ جب لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں تو ہماری ہمتوں کو بلند فرما۔ اور ہم سے وہ کام لے۔ جو تیری رضا اور خوشنودی کے مطابق اور اسلام و احمدیت کے لئے مفید ہوں۔ یہی ہماری خواہش اور تڑپ ہے اور ہم تجھ سے تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیری جناب میں ملتجی ہیں کہ تو ہمیں اس کام کو با حسن وجوہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین۔

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

چند امیدواران داخلہ کی مزید اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب فیصلہ گورنمنٹ اب سکول ہذا کے داخلہ کی تاریخیں مندرجہ ذیل مقرر کی گئی ہیں۔
تاریخ وصول درخواست: یکم جولائی ۱۹۴۹ء
تاریخ امتحان مقابلہ: ۲۶ ستمبر ۱۹۴۹ء (۲۶)
جو لڑکے بوجہ امتحان ایف اے مقابلہ کے امتحان میں شامل نہیں ہو سکتے تھے اب ان کیلئے موقعہ نکل آیا ہے۔ نیز وہ لڑکے جو تیاری کے لئے کمی وقت کا شکوہ کرتے تھے انکے لئے بھی موقعہ ہے کہ کافی تیاری کر کے سرکاری وظیفہ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو
(مسٹر بشیر احمد)

راشن بندی لاہور

(ترمیم شدہ)

قیمت اور وزن راشن شدہ اشیاء بحساب ہفتہ وار یونٹ از ۲۲ مئی ۱۹۴۹ء

	وزن اجناس خوردنی			قیمت گیہوں فی من روپے آنے پائی ۱۲—۳—۶			قیمت آٹا فی من روپے آنے پائی ۱۳—۰—۰			قیمت میدہ فی من روپے آنے پائی ۲۳—۸—۶			قیمت چاول قسم اول فی من روپے آنے پائی ۲۷—۸—۶			قیمت چاول قسم دوم فی من روپے آنے پائی ۱۹—۵—۶			وزن چینی			قیمت چینی فی من روپے آنے پائی ۳۱—۴—۰		
	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی
۱	۰	۱	۵	۰	۶	۶	۰	۷	۰	۰	۱۲	۶	۰	۱۴	۶	۰	۱۰	۲	۰	۰	۴	۰	۴	۳
۲	۰	۲	۱۰	۰	۱۳	۰	۰	۱۳	۹	۱	۸	۹	۱	۱۳	۰	۱	۴	۶	۰	۰	۸	۰	۸	۶
۳	۰	۳	۱۵	۱	۳	۳	۱	۴	۶	۲	۵	۲	۲	۱۱	۶	۱	۱۴	۶	۰	۰	۱۲	۰	۱۲	۶
۴	۰	۵	۴	۱	۹	۹	۱	۱۱	۶	۳	۱	۶	۳	۱۰	۰	۲	۸	۹	۰	۱	۰	۱	۰	۹
۵	۰	۶	۹	۲	۰	۳	۲	۲	۳	۳	۱۳	۹	۴	۸	۶	۳	۳	۰	۰	۱	۴	۱	۵	۰
۶	۰	۷	۱۴	۲	۶	۶	۲	۹	۰	۴	۱۰	۳	۵	۶	۹	۳	۱۳	۰	۰	۱	۸	۱	۹	۰
۷	۰	۹	۳	۲	۱۳	۰	۳	۰	۰	۵	۶	۶	۶	۵	۳	۴	۷	۳	۰	۱	۱۲	۱	۱۳	۳
۸	۰	۱۰	۸	۳	۳	۶	۳	۶	۹	۶	۳	۰	۷	۳	۹	۵	۱	۳	۰	۲	۰	۲	۱	۳
۹	۰	۱۱	۱۳	۳	۹	۹	۳	۱۳	۶	۶	۱۵	۳	۸	۲	۳	۵	۱۱	۶	۰	۲	۴	۲	۵	۶
۱۰	۰	۱۳	۲	۴	۰	۳	۴	۴	۳	۷	۱۱	۹	۹	۰	۹	۶	۵	۹	۰	۲	۸	۲	۹	۹
۱۱	۰	۱۴	۷	۴	۶	۹	۴	۱۱	۳	۸	۷	۹	۹	۱۵	۰	۷	۰	۰	۰	۲	۱۲	۲	۱۴	۰
۱۲	۰	۱۵	۱۲	۴	۱۳	۰	۵	۲	۰	۹	۴	۳	۱۰	۱۲	۶	۷	۱۰	۰	۰	۳	۰	۳	۲	۰
۱۳	۰	۱۷	۱	۵	۳	۶	۵	۸	۹	۱۰	۱	۰	۱۱	۱۲	۳	۸	۴	۲	۰	۳	۴	۳	۶	۳
۱۴	۰	۱۸	۶	۵	۱۰	۰	۵	۱۵	۹	۱۰	۱۳		۱۲	۱۰	۶	۸	۱۴	۳	۰	۳	۸	۳	۱۰	۳
۱۵	۰	۱۹	۱۱	۶	۰	۳	۶	۶	۶	۱۱	۹	۶	۱۳	۹	۰	۹	۸	۶	۰	۳	۱۲	۳	۱۴	۶
۱۶	۰	۲۱	۰	۶	۶	۹	۶	۱۳	۳	۱۲	۵	۹	۱۴	۷	۶	۱۰	۲	۶	۰	۴	۰	۴	۲	۶
۱۷	۰	۲۲	۵	۶	۱۳	۶	۷	۴	۳	۱۳	۲	۳	۱۵	۶	۰	۱۰	۱۲	۹	۰	۴	۴	۴	۶	۶
۱۸	۰	۲۳	۱۰	۷	۳	۶	۷	۱۱	۰	۱۳	۱۴	۶	۱۶	۴	۳	۱۱	۷	۰	۰	۴	۸	۴	۱۰	۹
۱۹	۰	۲۴	۱۵	۷	۱۰	۰	۸	۱	۹	۱۴	۱۱	۰	۱۷	۲	۹	۱۲	۱	۰	۰	۴	۱۲	۴	۱۵	۰
۲۰	۰	۲۶	۴	۸	۰	۶	۸	۸	۶	۱۵	۷	۳	۱۸	۱	۳	۱۲	۱۱	۳	۰	۵	۰	۵	۲	۰

نوٹ:- عوام زیادہ قیمت وصول کئے جانے پر ڈپو ہولڈر سے چھپے ہوئے فارم پر رسید طلب کر سکتے ہیں۔ خریدار کی طلب پر رسید نہ دینا جرم ہے جس کی فوری اطلاع محکمہ راشن بندی کو دینی چاہیے۔

برلین میں سڑکوں کے ذریعہ سپلائی کے مسدود ہونے کا امکان

برلن ۲۰ مئی۔ برطانوی افسروں کا اندازہ ہے کہ برلن میں سڑکوں کے ذریعہ سپلائی کی آمد کے مسدود ہو جانے کا بڑا امکان ہے۔ ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹے میں جو مشکلات روسیوں نے پیدا کی ہیں۔ اگر درست ثابت ہوئیں۔ تو یہ نیویارک معاہدہ کی خلاف ورزی پر محمول کی جائیں گی۔ یہ مشکلات مغربی حصہ میں واقع فرموں پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ سڑکوں سے مال کی آمد مسدود رہے گی

صنعتی و تجارتی اطلاعات

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹ اپنے آپ کو مشتہر نہ کریں

(۱) جو رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹ اپنے نام و کاروبار کو اخبارات میں مشتہر کریں گے۔ ان کے نام آرڈیننس کے قاعدہ ۱۲ کے بموجب رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹوں کی فہرست سے خارج کر دیئے جائیں گے۔

---

(۲) پاکستان میں مشینی کنوؤں کے ذریعہ آبپاشی کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ اور حکومت ان کے متعلق اسکیمیں تیار کرنے کے لئے معلومات فراہم کر رہی ہے۔

---

(۳) جو فرمیں یا افراد مشکل الحصول کرنسی کے علاقوں سے لوہا اور فولاد درآمد کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں براہ راست درآمد کی اجازت دیدی جائیگی بشرطیکہ لوہے یا فولاد کی مطلوبہ مقدار ایک وقت میں ۵۰ ۲ ٹن سے کم نہ ہو۔

مشرقی پنجاب اور الور۔ بھرت پور۔ بلاسپور اور ہماچل پردیش کی ریاستوں اور دہلی کے امداد باہمی کے اداروں میں روپیہ جمع کرنے والے تخلیہ کنندگان اپنے مطالبات ۱۵ جون ۱۹۴۹ء تک مغربی پنجاب کے امداد باہمی کے رجسٹرار کے سامنے پیش کر دیں۔

ہر قسم کے غلہ نیز جو لہ کے علاوہ کل تیل کے بیجوں کی برآمد بغرض تجارت ممنوع ہے۔ اور اس کے لئے پرمٹ نہیں دیئے جاتے ہیں۔

دولت پاکستان بنک کے حصہ داروں کو جا[illegible] کہ وہ اپنے حصص کے سرٹیفکیٹ جن کی الاٹمنٹ کے اطلاعی خط طمونہ کے دو دستخطوں کے ساتھ بنک کے سنٹرل ڈائرکٹوریٹ کو واپس کر دیئے گئے ہیں۔ بنک کے ان دفتروں سے حاصل کریں جن میں انہوں نے شروع میں درخواست دی تھی۔

لوہے اور فولاد کی چھیلن وغیرہ کی قیمتوں اور اس کی خرید و فروخت پر سے تمام پابندیاں اٹھالی گئی ہیں۔

غذا اور زراعت کی کمیٹی نے تحقیقاتی اور فنی رپورٹوں کی اشاعت کے لئے ایک زراعتی سہ ماہی رسالہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے ساتھ اس کا اردو ایڈیشن بھی ہوگا۔

شہد کی مکھیاں پالنے کی تعلیم و تربیت

لاہور ۲۰ مئی۔ شہد کی مکھیاں پالنے کے سرکاری فارم واقعہ سنی بنک مری میں یکم جون ۱۹۴۹ء سے باقاعدہ طور پر مکھیاں پالنے کی تربیت کے لئے پندرہ دن کا عملی کورس شروع کیا جائے گا۔ عملی کورس کی جماعت ۲۰ طالب علموں پر مشتمل ہو گی۔ مغربی پنجاب کے محکمہ امداد باہمی کے نامزد امیدواروں کے لئے اس جماعت میں آٹھ نشستیں رکھی گئی ہیں۔ انجمن ہائے امداد باہمی مغربی پنجاب کے امیدواروں سے پانچ روپے۔ صوبہ کے باشندوں سے دس روپیہ اور بیرون صوبہ کے لوگوں سے تین روپے علی الترتیب فیس لی جائے گی۔ صوبہ کے ہر درخواست کنندہ کے لئے لازمی ہو گا۔ کہ اپنی درخواست میں صوبہ مغربی پنجاب کا اصل مقیم ہونے کے بارہ میں اقرار نامہ تحریر کرے۔ اس بارہ میں مزید تفصیلات اسسٹنٹ حکومت مغربی پنجاب زراعتی کالج لائل پور سے مل سکتی ہیں۔

مذکورہ تربیتی کورس میں داخلہ سے متعلق درخواستیں پرنسپل زرعی کالج لائل پور کے پاس ۲۵ مئی ۱۹۴۹ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔

مغربی پنجاب کا دفتر پرمٹ

لاہور ۲۰ مئی ایک سرکاری اطلاع ہے کہ حکومت مغربی پنجاب کا دفتر پرمٹ رائل پارک کلب لاہور سے منتقل ہو کر ۳ ٹونر مال لاہور پر آ گیا ہے۔ جہاں کچھ عرصہ پہلے محکمہ پنچایت کا دفتر تھا۔

مہاجر وکلاء

لاہور ۲۰ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پنجاب کورٹس کے ماتحت ہندوستان یا ہندوستانی ریاستوں کے ان مہاجر وکلا کو جو لاگریجویٹ ہیں تھے ایک خاص اجازت دے رکھی تھی۔ کہ صوبہ مغربی پنجاب میں اپنا نام وکیلوں میں درج کرالیں۔ ہائیکورٹ کی طرف سے یہ رعایت صرف ایک سال کے لئے تھی۔ آنریبل چیف جسٹس اور لاہور ہائیکورٹ کے معزز ججان نے اب اس رعایت میں ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء تک توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس رعایت سے مستفید ہونے کے خواہشمند احباب کو اپنی درخواستیں اگست ۱۹۴۹ء سے پہلے ارسال کر دینی چاہئیں۔

شرائط یہ ہیں۔ (۱) کسی مہاجر وکیل نے ہندوستان یا کسی ہندوستانی ریاست میں کم از کم دس سال وکالت کی ہو۔ (۲) اس نے کسی صوبہ یا ریاست جہاں وکالت جاری کی ہو سے منظور شدہ کسی قانونی امتحان میں کامیابی حاصل کی ہو (۳) وہ پاکستان میں ہجرت کر کے چلے آنے کو مجبور کیا۔

یہودی سیاسی فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں

دمشق ۲۰ مئی۔ شام کے ایک سرکاری ترجمان نے شام اور یہودیوں کی مذاکرات صلح کا جن سے ٹوٹ جانے کا اعلان گزشتہ منگل کو کیا گیا تھا تذکرہ کرتے ہوئے یہودیوں پر الزام لگایا کہ انہوں نے محض فوجی گفت و شنید سے سیاسی فوائد حاصل کرنے کی کوششیں کیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہودی حکام اس امر کا مطالبہ کرتے ہوئے کہ شامی فوجوں کو سابقہ شامی۔ فلسطینی سرحد پر واپس ہٹ آنا چاہیئے ان معاملات سے بھی آگے بڑھ گئے۔ جو اقوام متحدہ کی مجلس تحفظ نے صلح کی گفت و شنید میں مقرر کی تھیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ مجلس تحفظ نے صلح کی گفت و شنید کے دوسرے دور کے متعلق یہ کہا تھا۔ کہ اس میں صرف ان امور پر غور کیا جائے۔ جو فوجی ضرورت کے لحاظ سے ضروری ہیں۔ اور سیاسی تذکرہ نہ ہو۔

انہوں نے کہا جب یہودی شامی فوجوں کو شامی فلسطینی سابقہ سرحد پر ہٹ آنے پر زور دیتے رہے۔ تو شام نے اس امید پر دوسری تجویز پیش کی۔ کہ ممکن ہے اس پر کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ یہ ۱۰ مئی کا واقعہ ہے۔ لیکن یہودی اپنے نظریہ پر اڑے رہے۔

اس گفت و شنید کی ناکامی کی ذمہ داری شامی وفد پر نہیں ہے۔ جس نے مجلس تحفظ کی قراردادوں کے ذریعہ بین الاقوامی فیصلوں پر عمل کیا۔ بلکہ یہودیوں پر ہے۔ جو ان کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ (اسٹار)

مصر کو اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار نہیں کرنی چاہیئے

قاہرہ ۱۹ مئی۔ مصری سینیٹ کے صدر حسین ہیکل پاشا نے اخبار نویسوں کی کلب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ چند لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مصر اور عرب ریاستوں کو اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے کیونکہ ان کا رویہ عرب مسائل کے ساتھ ناروا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کرنا ان کے مفاد کے خلاف ہے کیونکہ اقوام متحدہ ایک عالمگیر پلیٹ فارم ہے۔ جہاں سے دنیا کے عوام ایک دوسرے سے رابطہ پیدا کر سکتے ہیں

نرسنگ کونسل کا اجلاس

کراچی ۲۰ مئی۔ وزیر صحت پیرزادہ عبدالستار ۲ جون کو پاکستان کی مرکزی نرسنگ کونسل کے پہلے اجلاس کا افتتاح کریں گے۔ یہ کونسل نرسوں۔ دائیوں اور حفظان صحت کا کام کرنے والیوں کی تربیت کا یکساں معیار مقرر کرنے اور ان کو رجسٹر کرنے اور انہیں تربیت یافتہ تسلیم کرنے کی شرائط مقرر کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ (اسٹار)

سردار اورنگ زیب کا عزم رنگون

کراچی ۲۰ مئی۔ کل صبح برما میں پاکستان کے نامزد سفیر سردار اورنگ زیب خان بذریعہ ہوائی جہاز رنگون کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ توقع ہے کہ سفیر محمد علی ۲۴ مئی کو پاکستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ انہیں حال ہی میں کناڈا میں پاکستان کا پہلا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے (اسٹار)

امریکہ میں عرب باشندے

بیروت ۲۰ مئی۔ نیویارک میں لبنانی۔ شامی، امریکی اتحاد کی سوسائٹی نے شامی اور لبنانی الاصل امریکی باشندوں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے یہ کانفرنس ۱۴ اور ۵ جون کو سارٹا اکیوز۔ نیویارک میں منعقد ہو گی۔ وہ یہ کانفرنس کی اطلاع بیان وزارت خارجہ کو پہنچ چکی ہے۔ اس کا مقصد ایسے ایک ہزار ممبروں کا ایک گروہ تیار کرنا ہے جو شام و لبنان کا دورہ کریں۔ اسی قسم کا دورہ ہر سال کیا جایا کرے گا۔ (اسٹار)

نرسوں کے لئے وظائف

کراچی ۲۰ مئی۔ مستقبل میں نرسنگ کا معیار بہتر بنانے کے لئے حکومت پاکستان اس سال ۱۲۶ وظائف دیگی۔ اس مقصد کیلئے ۴ لاکھ روپیہ کی رقم منظور کی جا چکی ہے۔ اس خرچ کو اسی رقم سے برداشت کیا جائے گا۔ ۲۰ وظائف غیر ملکوں میں تربیت حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے اور ۷ وظائف برقی پیغام اور ریڈیائی لہروں سے علاج کرنے کی ماہرانہ تربیت حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے۔ باقی وظائف مقامی طور پر تربیت حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے جناح سنٹرل ہسپتال کراچی اور لاہور اور ڈھاکہ میں تربیت کے مراکز کھولنے کی تجویز ہے۔ صوبائی حکومتوں اور کراچی کے چیف میڈیکل افسر سے اسٹاف کی امداد اور تربیت کی مدت کے متعلق تجاویز روانہ کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

غیر ملکوں میں تربیت کے سلسلہ میں عام نرسنگ بچوں کی نرسنگ۔ دواؤں کی اور دیگر اقسام کی نرسنگ کے لئے برطانیہ اور آسٹریلیا میں آسامیاں حاصل کر لی گئی ہیں۔ سند یافتہ نرسوں کو برطانیہ میں پوسٹ گریجویٹ نرسنگ کی تربیت دینے کی بھی تجویز ہے۔ امیدواروں کا انتخاب ایک کمیٹی کرے گی جس کی صدارت وزیر صحت پیرزادہ عبدالستار کریں گے۔ اس کمیٹی کی ایک ممبر بیگم لیاقت علی خاں کہ برطانوی صلیب احمر کی مس ایم ہٹی ایلپائن نے حال پاکستان میں نرسنگ کا پورے طور پر جائزہ ان کی تیار کردہ رپورٹ پر اس وقت حکومت
غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)